سوال

(383) دباغت سے قبل چمڑے کی خرید و فروخت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ مردار کا چمڑہ بلا مدبوغ خرید و فروخت کرنا اور منفعت و قیمت کھانے و پینے میں استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جائز نہیں ہے جواز کے لیے دباغت شرط ہے فی المنتقی (ص 8)

" عن عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما، قال : ((تُصُدِّق علی مَولاةٍ لمیمونة بشاةٍ، فماتت، فمرَّ بہا رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم، فقال : ہلّا أخذتُم إہابہا، فدبغتموہ، فانتفعتُم بہ ؟ فقالوا : إنَّہا میتۃٌ، فقال : إنَّما حَرُم أکْلُہا " رواہ الجماعة الا ابن ماجہ قال فیہ عن میمونة جعلوہ من مسندہا ولیس فیہ للبخاري والنسائی ذکر الدباغ بحال وفی لفظ لاحمد : ان داجنا لمیمونة ماتت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انتفعتم باہابہا ؟ الا دبغتموہ ؟ فانہ ذکاتہ [1]

وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول : ایما اہاب دبغ فقد طہر "[2] (رواہ احمد ومسلم وابن ماجہ والترمذی)

وعن عائشة «أن النبی - صلی اللہ علیہ وسلم - أمر أن ینتفع بجلود المیتة إذا دبغت » رواہ الخمسة إلا الترمذي، [3]

وللنسائی { سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن جلود المیتة فقال : دباغہا ذکاتہا }. [4]

وللدار قطنی عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : { طہور کل أدیم دباغہ } . قال الدار قطنی اسنادہ حسن کلہم ثقات[5]

وعن ابن عباس قال ماتت شاة لسودة بنت زمعة فقالت : یا رسول اللہ ماتت فلانة یعنی الشاة فقال فلولا أخذتم مسکہا فقالت نأخذ مسک شاة قد ماتت فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إنما قال اللہ عزوجل ((قُل لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ)) فإنکم لا تطعمونہ ان تدبغوہ فتنتفعوا بہ فأرسلت إلیہا فسلخت مسکہا فدبغتہ فأخذت منہ قربة حتی تخرقت عندہا[6] رواہ احمد باسناد صحیح اھ)

"فان اختلج فی صدرک انہ ورد فی روایة البخاري ومالک فی الموطا واحمد فی مسندہ وبعض طرق النسائی وغیرہم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی شاة مولاة میمونة رضی اللہ عنہا ہلا انتفعتم

باہابہا؟قالوا: انہامیتۃ قال: انما حرم اکلہا ولم یذکر الدباغ فدل ذلک علی ان جلد المیتۃ یحل الانتفاع بہ من غیر حاجۃ الی دباغہ ازیح ذلک بانہ قد ورد التقیید بالدباغ فی روایات اخری صحیحۃ والاخبار تفسر بعض طرقہا بعضا فوجب الاخذ بہ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب"

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک لونڈی کو صدقہ میں ایک بکری ملی تو وہ مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہو تو آپ نے فرمایا تم نے اس کا چمڑا کیوں نہ اتارلیا کہ اس کو رنگ دے کر اس سے فائدہ اٹھاتے؟کہنے لگے یہ تو مرگئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا صرف کھانا حرام ہے۔بخاری اور نسائی کی روایت میں دباغت (رنگ دینے) کا ذکر نہیں ہے احمد کی روایت میں ہے کہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک بکری مرگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کے چمڑے سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا کہ چمڑے کو رنگ کردینا جانور کو ذبح کرنے کے مترادف ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چمڑہ رنگ دیا جائے وہ پاک ہو جاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردار کا چمڑا جب رنگ دیا جائے تو اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مردار کے چمڑے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چمڑے کو رنگ دینا ذبح کرنے کے مترادف ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چمڑے کا رنگ دینا اس کے لیے پاکیزگی ہے امام دارقطنی فرماتے ہیں اس کی سند اچھی ہے اور راوی ثقہ ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک بکری مرگئی تو انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!میری بکری مرگئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی کھال اتارلو۔کہنے لگیں۔مردار کی کھال اتارلیں؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے فرمایا ہے: ’’آپ کہہ دیں جو مجھ پر وحی ہوئی ہے اس میں تو کوئی چیز کسی کھانے والے پر حرام نہیں ہے سوائے مردار یا بہنے والے خون یا خنزیر کے گوشت کے۔‘‘اور تم مردار کو کھاؤ گے تو نہیں تم اس کی کھال کو رنگ لو اور کام میں لاؤ۔حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کی کھال اتروائی اور رنگ کر اس کی مشک بنالی اور پھر بالآخر وہ مشک پرانی ہوگئی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں اسے روایت کیا ہے۔

اگر کسی کے دل میں یہ خیال گزرے کہ بخاری موطا مسند امام احمد اور سنن نسائی کے بعض طرق میں حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقعہ میں مردار کے چمڑے کو رنگ دینے کی شرط نہیں ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ دوسری تمام روایت میں رنگنے کی شرط موجود ہے اور احادیث کے بعض طرق کی تفسیر کرتے ہیں تو اس شرط کا قبول کرنا ضروری ہے۔

---

[1] صحیح البخاري، رقم الحدیث (۱۴۲۱) صحیح مسلم، رقم الحدیث (۳۶۳) سنن أبي داود، رقم الحدیث (۴۱۲۰) سنن النسائیَ، رقم الحدیث (۴۲۳۴) سنن الترمذي، رقم الحدیث (۱۷۲۷) سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث (۳۶۱۰) مسند أحمد (۳/۴۷۶)

[2] صحیح مسلم، رقم الحدیث (۳۶۶) مسند أحمد (۱/۲۱۹) سنن أبي داود، رقم الحدیث (۴۱۲۳) سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث (۳۶۰۹)

[3]۔مسند أحمد (۶/۳۰)

[4]۔سنن النسائی، رقم الحدیث (۴۲۴۳)

[5]۔سنن الدارقطنی (۱/۴۹)

[6]۔مسند أحمد (۱/۳۲۷)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ:601

محدث فتویٰ